غنیۃ الطالبین

اردو ترجمہ معہ عربی متن

محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

غنیۃ الطالبین

اردو ترجمہ معہ عربی متن

(اوّل۔ دوم)

تصنیف:
محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

اردو ترجمہ:
مولانا راغب رحمانی دہلوی

حِصّہ اوّل

یہ کتاب سرخیل علماء عارفین اور سرتاج اولیاء و مسلمین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینیؒ کی وہ شہرۂ آفاق تصنیف ہے جو صدیوں سے دینی، روحانی اور اخلاقی تعلیم کا سرچشمہ ہے۔ حضرتِ والا نے ایمان اور اسلامی اخلاق و شریعت و طریقت کے مسائل کو بہت سہل انداز میں پیش کیا ہے۔ عبرت ناک کرامات و تصرفات کا گنجینہ ہے آداب شریعت اور خزانۂ علم و عرفان پر مشتمل وہ عظیم الشان کتاب ہے جس نے لاکھوں طالبان حق کی رہنمائی کی اور سلوک و عرفان کی منزلیں کامیابی کے ساتھ طے کرنے میں گرانقدر امداد بہم پہنچائیں۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

غنیۃ الطالبین

نام کتاب : ——— غنیۃ الطالبین (اوّل دوم)
مصنفہ : ——— محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
ترجمہ : ——— مولانا راغب رحمانی دھلوی
ناشر : ——— نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع : ——— مئی ۱۹۸۹ء
ایڈیشن : ——— آفسٹ
ضخامت : ——— ۱۰۰۰ صفحات
ٹیلیفون : ——— ۲۱۳۳۰۳

مطبوعہ : احمد برادرز پرنٹرز - کراچی

واحیاء الموتیٰ وابرآء الاکمہ والابرص ومثل ناقۃ صالح والمعجزات التی کانت للانبیآء للامرین احدھما لئلا یکذب بہا امۃ فیہلکوا کما ھلکت الامم قبلہم کما قال اللہ تعالیٰ وما منعنا ان نرسل بالاٰیٰت الا ان کذب بہا الاولون والثانی لو جآء بمثل ما جآء بہ الاولون لقالوا لہ ما جئت بغریب وقد نقلت من موسیٰ وعیسیٰ فانت من اتباعہم لا نؤمن لک حتیٰ تاتینا بما لم یات بہ الاولون ولہٰذا لم یؤت اللہ سبحانہ نبیا من انبیآئہ معجزۃ غیرہ بل خص کل نبی بمعجزۃ غیر معجزۃ من کان قبلہ۔

فصل ویعتقد اھل السنۃ ان امۃ محمد علیہ السلام خیر الامم اجمعین وافضلہم اھل القرن الذین شاھدوہ واٰمنوا بہ وصدقوہ وبایعوہ وتابعوہ وقاتلوا بین یدیہ وفدوہ بانفسہم واموالہم وعزروہ ونصروہ وافضل اھل القرن اھل الحدیبیۃ الذین بایعوہ بیعۃ الرضوان فہم الف واربع مائۃ رجل وافضلہم اھل بدر وھم ثلث مائۃ وثلثۃ عشر رجلا عدد اصحاب طالوت وافضلہم الاربعون اھل دار الخیزران الذین کملوا بعمر بن الخطاب وافضلہم العشرۃ الذین شھد لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ وھم ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمٰن ابن عوف وسعد وسعید وابوعبیدۃ بن الجراح

مادر زاد اور اندھوں کو اور کوڑھیوں کو اچھا کر دینا جیسے معجزے اور حضرت صالح کی اونٹنی جیسا معجزے اور تمام انبیائے کرام کے جیسے معجزے کیوں نہیں ملے؟ اس میں دو گہرے سبب کارفرما ہیں ایک سبب تو یہ ہے کہ کہیں آپ کی امت انہیں جھٹلا نہ دے اور پہلی قوموں کی طرح ہلاک ہو جائے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا: اور ہمیں معجزے بھیجنے سے یہ چیز مانع آئی کہ انہیں پہلے لوگوں نے جھٹلا دیا تھا۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر آپ سے اگلے پیغمبروں کی نوع کے معجزے سرزد ہوتے تو لوگ یہی کہتے آپ کوئی نیا معجزہ تو لائے نہیں بلکہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ وغیرہ سے معجزے نقل کرتے ہیں جس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ ان کے پیروکاروں میں سے ہیں اس لئے ہم آپ پر ایمان لانیوالے نہیں جب تک آپ ہم کو نئے معجزے نہ دکھائیں جن کو پہلے پیغمبر نہیں لائے تھے اسی لئے حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کسی پیغمبر کو دوسرے نبی کا کوئی معجزہ نہیں دیا بلکہ ہر نبی کو مخصوص جداگانہ معجزے دیئے

اُمت محمدؐیہ کی فضیلت

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ نبی صلعم کی امت تمام اقوام عالم میں بہتر ہے اور اس میں صحابہ کرام افضل ہیں جو آپ کے زمانہ میں تھے جنہوں نے آپ کو دیکھا، آپ پر ایمان لائے آپ کی تصدیق کی آپ سے بیعت کی، آپ کی پیروی کی آپ کے ساتھ کافروں سے جنگ کی اور آپ پر اپنا مال اور جانیں چھڑک دیں، آپ کا احترام کیا اور آپ کی ہر طرح مدد کی۔ صحابہ کرام میں افضل حدیبیہ والے صحابہ ہیں جنہوں نے آپ سے بیعت رضوان کی اور جو تقریباً ۱۴ سو تھے ان میں افضل بدری ہیں جو ۳۱۳ تھے یہی تعداد اصحاب طالوت کی تھی ان میں افضل محلہ خیزران والے ہیں جو حضرت عمرؓ کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے تھے اور ان میں افضل عشرہ مبشرہ (دس صحابہ جن کو نبی صلعم نے جنت کی بشارت دی) ہیں یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعدؓ، حضرت سعیدؓ، اور حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح ہیں اور ان میں بھی افضل خلفائے راشدین (حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ) ہیں اور ان چاروں میں افضل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں پھر حضرت عمر فاروقؓ

طلحۃ وزبیر حواریا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود سعد وسعید وعبد الرحمٰن بن عوف وابو عبیدۃ بن الجراح ھؤلاء العشرۃ ذلک مثلھم فی التوریۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ یعنی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فازرہ بابی بکر فاستغلظ بعمر فاستوٰی علی سوقہ بعثمان یعجب الزراع بعلی ابن ابی طالب لیغیظ بھم بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الکفار واتفق اھل السنۃ علی وجوب الکف عما شجر بینھم والامساک عن مساویھم واظھار فضائلھم ومحاسنھم وتسلیم امرھم الی اللہ عزوجل علی ماکان وجرٰی من اختلاف علی وطلحۃ والزبیر وعائشۃ ومعاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم علی ما قدمنا بیانہ واعطاء کل ذی فضل فضلہ کما قال اللہ عزوجل والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف رحیم وقال تعالیٰ تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر اصحابی فامسکوا وفی لفظ وایاکم وما شجر بین اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ قال صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث

ابوبکرؓ سے پھر وہ موٹا ہوا یعنی عمرؓ سے پھر اپنے تنہ پر کھڑا ہو گیا یعنی عثمانؓ سے اور کھیتی والوں کو اچھا معلوم ہونے لگا اس سے حضرت علیؓ مراد ہیں تاکہ ان سے (یعنی آپؐ سے اور آپ کے صحابہؓ سے) کافروں کو غصہ دلائے اس پر اہلسنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کے باہمی اختلافات کا ذکر نہ کیا جائے ان کے اختلافات سے زبان کو روکنا ان کی برائیوں سے رکنا اور ان کے فضائل و محاسن کا اظہار کرنا واجب ہے ان میں جو واقعات پیش آئے اور جس قدر اختلافات رونما ہوئے ان سب کو حق تعالیٰ شانہ کے سپرد کر دیا جائے اور ہر اہل فضل کو اس کی فضیلت کا حق دیا جائے جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا: اور ان کے بعد میں آنے والے کہتے ہیں: اے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم سے سبقت کر گئے اور ہمارے دلوں میں مومنوں کی طرف سے کینہ نہ پیدا کر اے ہمارے رب بلاشبہ تو انتہائی شفیق و مہربان ہے ایک جگہ فرمایا: یہ ایک قوم تھی جو گزر گئی اس کے لئے وہ ہے جو وہ کما گئی اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم نے کمایا تم سے ان کے عملوں کے بارے میں پوچھ نہیں ہو گی۔

رحمت عالم صلعم نے فرمایا: جب میرے صحابیوں کا ذکر کیا جائے تو تم اپنی زبانیں بند رکھو ایک لفظ میں ہے میرے صحابہ کے باہمی اختلافات میں پڑنے سے اپنے کو بچاؤ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کی برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کی برابر بھی نہیں ہو گا حضرت انس رضؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: انہیں مبارک ہو جنہوں نے مجھے دیکھا اور انہیں بھی جنہوں نے انہیں دیکھا جنہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ فرمایا: میرے صحابیوں کو بُرا نہ کہو جو انہیں گالی دے (یا بُرا کہے) اس پر اللہ کی لعنت ہے، فرمایا: حق تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لئے میرے صحابہ کو چنا اور انہیں میرا معاون بنایا اور ان میں میرے رشتے قائم کئے اخیر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ان میں نقص نکالیں گے کان کھول کر سن لو ان کے ساتھ مت کھاؤ نہ ان کے ساتھ پیو نہ ان میں شادی بیاہ

بن مالك رضؓ طوبى لمن رآنى ومن رأى من رآنى
وقال صلى الله عليه وسلم لاتسبوا اصحابى فمن
سبّهم فعليه لعنة الله وقال صلى الله عليه
وسلم فى رواية انس رضؓ ان الله عز وجل
اختارنى واختار لى اصحابى فجعلهم انصارى
وجعلهم اصهارى وانه سيجىء فى اخر الزمان
قوم ينقصونهم الافلا تؤاكلوهم الا فلا
تشاربوهم الافلا تناكحوهم الافلا تصلوا
معهم الافلا تصلوا عليهم عليهم حلت اللعنة۔
وروى جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يدخل النار احد ممن
بايع تحت الشجرة وروى ابوهريرة رضؓ قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلع الله على
اهل بدر فقال يا اهل بدر اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لكم وروى ابن عمر رضؓ قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انما اصحابى
مثل النجوم فبايهم اخذتم بقوله اهتديتم
وعن ابى بريدة عن ابيه رضؓ قال ان النبى صلى الله
عليه وسلم قال من مات من اصحابى بارض
جعل شفيعا لاهل تلك الارض وقال سفيان
ابن عيينة رضؓ من نطق فى اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم عليه بكلمة فهو صاحب
هوى واهل السنة اجمعوا على السمع والطاعة
لائمة المسلمين واتباعهم والصلوة خلف
كل بر وفاجر والعادل منهم والجائر ومن

کرو نہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور نہ ان کے جنازوں کی نماز پڑھو، انہیں پر اللہ کی لعنت اُتر آئی ہے، حضرت جابر رضؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: ان میں سے کوئی جہنم میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: حق تعالیٰ اہل بدر پر جھانکا اور فرمایا: اے اہل بدر تم جو چاہو عمل کرو میں نے تم کو بخش دیا۔ حضرت ابن عمر رضؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں لہٰذا تم جس کا قول لوگے راہ پا جاؤ گے۔ حضرت بریدہؓ کا بیان ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا: اگر میرا کوئی صحابی کسی علاقہ میں فوت ہو گیا تو وہ اس علاقہ والوں کا شفیع بنا دیا جائے گا۔ سفیان بن عیینہؒ: جو صحابہ کرام کی شان میں گستاخانہ کلمہ نکالے وہ ہوٰی پرست ہے

اہلسنت کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ خلفائے اسلام کی اطاعت و اتباع واجب ہے اور ہر نیک و بد اور عادل و ظالم امام کے پیچھے نماز جائز ہے اور اس کی بھی پیروی واجب ہے جسے امام اپنا جانشین بنا دے۔

اہلسنت کا اس پر بھی اجماع ہے کہ کسی اہل قبلہ کے لئے جنت یا جہنم کا قطعی فیصلہ نہ کیا جائے خواہ وہ متقی ہو یا فاسق، راہ یافتہ ہو یا راہ سے بھٹکا ہوا ہو اور خاکسار ہو یا سرکش الا یہ کہ نبی صلعم کی طرف سے کسی کی بدعت و گمراہی پر یا جنتی ہونے پر اطلاع ملی ہو۔

علماء کا اس پر بھی اجماع ہے کہ حق تعالیٰ نے انبیائے کرام کو معجزے اور اولیاء کو کرامتیں عطا فرمائیں معجزات و کرامات کو تسلیم کر لینا چاہیئے اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ گرانی اور ارزانی حق تعالیٰ کی طرف سے ہے کسی انسان کی طرف سے نہیں خواہ وہ بادشاہ ہو یا حاکم یا تاجر وغیرہ ہوں جیسا کہ قدریہ اور منجموں کا زعم ہے کیونکہ حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: گرانی اور ارزانی اللہ کے لشکروں میں سے دو لشکر ہیں جن میں سے ایک کو رغبت اور دوسرے کو رہبت

ولوه ونصبوه واستنابوه وان لا يقطعوا لاحد من اهل القبلة بجنة ولا نار مطيعا كان او عاصيا رشيدا كان او غاويا او عاتيا الا ان يطلع منه على بدعة وضلالة واجمعوا على تسليم المعجزات للانبياء والكرامات للاولياء وان الغلاء والرخص من قبل الله لا من احد من خلقه من السلاطين والملوك ولا من الكواكب كما زعمت القدرية والمنجمون لما روى انس بن مالك رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الغلاء والرخص جندان من جنود الله اسم احدهما الرغبة والآخر الرهبة فاذا اراد الله ان يغليه قذف الرغبة في قلوب التجار فحبسوه واذا اراد ان يرخصه قذف الرهبة في صدور التجار فاخرجوه من ايديهم والاولى للعاقل المؤمن الكيس ان يتبع ولا يبتدع ولا يغالي ويعمق ويتكلف لئلا يضل ويزل فيهلك قال عبد الله بن مسعود اتبعوا ولا تبتدعوا فقد كفيتم و قال معاذ بن جبل رض اياك ومغمضات الامور وان تقول للشيء ما هذا فقال مجاهد حين بلغه هذا من معاذ قد كنا نقول للشيء ما هذا فاما الآن فلا فعلى المؤمن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما سنه رسول الله والجماعة ما اتفق عليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في خلافة الائمة الاربعة الخلفاء الراشدين المهديين رحمة الله عليهم اجمعين وان لا يكاثر

(خوف) کیا جاتا ہے پھر جب حق تعالیٰ گرانی چاہتا ہے تو تاجروں کے دلوں میں رغبت پیدا کر دیتا ہے اور وہ ضرورت کی چیزیں چھپا کر رکھ لیتے ہیں منڈیوں میں نہیں لاتے اور جب اللہ تعالیٰ ارزانی چاہتا ہے تو تاجروں کے دلوں میں ڈر پیدا کر دیتا ہے اور وہ چیزیں بازاروں میں لے آتے ہیں۔

ہر ذی ہوش و ہوشیار مومن کے لئے اولیٰ یہ ہے کہ سنت کا پیروکار رہے اور بدعتوں سے محتاط رہے اور دین میں غلو، تکلف اور گہرائی میں جانے سے بچے یعنی ظاہر پر عمل کرے اور کرید نہ کرے تاکہ گمراہ نہ ہو اور ڈگمگانے نہ پائے ورنہ ہلاک ہو جائے گا، حضرت ابن مسعود رضہ کا قول ہے کہ اتباع کرو، بدعتی نہ بنو تمہاری کفایت کی جائے گی یعنی اتباع تمہارے لئے کافی ہے آگے گمراہی ہے حضرت معاذ بن جبل رضہ: مبہم چیزوں کی کرید نہ کرو اور کسی چیز کے بارے میں یہ کہنے سے بچو کہ یہ کیا ہے؟ جب مجاہدؒ کو معاذ رضہ کی اس بات کی خبر لگی تو فرمایا: پہلے تو میں کرید کیا کرتا تھا ہاں اب نہیں کروں گا۔ لہٰذا مومن کے لئے اتباع سنت اور اتباع جماعت ضروری ہے۔ سنت رسول اللہ صلعم کا جاری کردہ طریقہ ہے اور جماعت خلفائے اربعہ کا زمانۂ خلافت میں متفقہ مسئلہ ہے کیونکہ وہ صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرنے والے تھے اور راہِ راست پر تھے۔

بدعتیوں سے بہت زیادہ بحث مباحثہ نہ کرو اور ان کے منہ نہ لگو اور گھلنا ملنا تو رہا درکنار ان کے پاس کبھی نہ جاؤ اور نہ انہیں سلام کرو کیونکہ ہمارے امام صاحب (احمد بن حنبلؒ) نے فرمایا: جس نے بدعتی کو سلام کیا اس نے اس سے محبت کی کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے آپس میں سلام عام کرو اس سے ایک دوسرے میں محبت پیدا ہو گی، اور نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو اور نہ ان سے ملو جلو اور عید و تقریبات مسرت کے موقعوں پر انہیں مبارک باد نہ دو اور نہ ان کے جنازوں کی نماز پڑھو اور نہ ان کا ذکر آنے پر اظہار ترحم کرو بلکہ ان سے دور دور رہو اور اللہ کی رضا کی خاطر ان کو اپنا دشمن ہی تصور کرو اور بدعتیوں کے مذاہب کے باطل ہونے پر یقین رکھو اور یہ نیت کر لو

اهل البدع ولا يأتيهم ولا يسلم عليهم
لان امامنا احمد بن حنبل رحمه الله قال من
سلم على صاحب البدعة فقد احبه لقول
النبي صلى الله عليه وسلم افشوا السلام بينكم
تحابوا ولا يجالسهم ولا يقرب منهم ولا يهنئهم
في الاعياد واوقات السرور ولا يصلي عليهم اذا
ماتوا ولا يترحم عليهم اذا ذكروا بل يباينهم
ويعاديهم في الله عزوجل معتقدا ابطال مذهب
اهل البدعة محتسبا بذلك الثواب الجزيل والاجر
الكثير وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال من نظر الى صاحب بدعة بغضا له
في الله ملأ الله قلبه امنا وايمانا ومن انتهر
صاحب بدعة بغضا له في الله امنه الله يوم
القيامة ومن استحقر بصاحب بدعة رفعه
الله تعالى في الجنة مائة درجة ومن لقيه بالبشر
اوبما يسره فقد استخف بما انزل الله تعالى
على محمد صلى الله عليه وسلم وعن ابي المغيرة
عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه انه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابى الله عزوجل
ان يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع
بدعته وقال فضيل بن عياض من احب
صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور
الايمان من قلبه واذا علم الله عزوجل
من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت
الله تعالى ان يغفر ذنوبه وان قل عمله واذا

کہ اس پر عظیم ثواب اور بڑا اجر انشاء اللہ ملنے والا ہے۔ نبی صلعم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص بدعتی کو اللہ کے لئے اپنا دشمن تصور کرے اللہ اس کا دل امن و امان سے بھر دے گا اور جو بدعتی کو اس سے بغض رکھ کر ڈانٹے حق تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن و سلامتی عطا فرمائے گا، اور جو بدعتی کو حقیر سمجھے اللہ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے گا اور جو اس سے خندہ پیشانی یا اس طرح ملے کہ وہ خوش ہو جائے تو اس نے وہ کلام پاک حقیر سمجھا جو حق تعالیٰ جل مجدہٗ نے اپنے نبی پر اتارا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا! حق تعالیٰ بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ بدعت نہ چھوڑ دے۔

فضیل بن عیاض: جو کسی بدعتی سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس کے عمل غارت فرما دیتا ہے اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے، اور جب اللہ کے علم میں کوئی شخص بدعتی سے بغض رکھنے والا ہوتا ہے تو مجھے امید ہے کہ حق تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔ گو اس کے عمل تھوڑے ہوں اگر تم راہ میں بدعتی کو دیکھو تو دوسری راہ اختیار کرو۔

فضیل بن عیاض بسماع ابن عیینہ: اگر کوئی بدعتی کے جنازے کے ساتھ گیا تو جب تک واپس نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب میں رہے گا۔

نبی صلعم نے بدعتی پر لعنت فرمائی ہے، فرمایا: جس نے بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فرائض و نوافل قبول نہیں فرماتا۔

ابو ایوب سجستانی: اگر تم سے کوئی حدیث بیان کرے اور سننے

ھو رایت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اٰخر وقال فضیل بن
عیاض سمعت سفیان بن عیینۃ یقول من تبع جنازۃ
مبتدع لم یزل فی سخط اللہ تعالیٰ حتی یرجع وقد لعن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم المبتدع فقال صلی اللہ علیہ وسلم
من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ و
الملٰئکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ الصرف
والعدل یعنی بالصرف الفریضۃ وبالعدل النافلۃ و
عن ابی ایوب السجستانی انہ قال اذا حدثت الرجل
بالسنۃ فقال دعنا من ھذا وحدثنا بما فی القراٰن
فاعلم انہ ضال۔

فصل وا علم ان لاھل البدع علامات یعرفون
بھا فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الاثر
وعلامۃ الزنادقۃ تسمیتھم اھل الاثر الحشویۃ
ویریدون ابطال الاٰثار وعلامۃ القدریۃ
تسمیتھم اھل الاثر مجبرۃ وعلامۃ الجھمیۃ
تسمیتھم اھل السنۃ مشبھۃ وعلامۃ الرافضیۃ
تسمیتھم اھل الاثر ناصبیۃ وکل ذالک عصبیۃ
وغیاظ لاھل السنۃ ولا اسم لھم الا اسم
واحد وھو اصحاب الحدیث ولا یلتصق بھم
ما لقبھم اھل البدع کما لم یلتصق بالنبی
صلی اللہ علیہ وسلم تسمیۃ کفار مکۃ ساحرا
وشاعرا ومجنونا ومفتونا وکاھنا ولم یکن
اسمہ عند اللہ وعند ملٰئکتہ وعند انسہ
وجنہ وسائر خلقہ الا رسولا نبیا بریئا من العاھات
کلھا قال اللہ تعالیٰ انظر کیف ضربوا لک الامثال

والا کہے حدیث چھوڑیئے اور قرآن بیان کیجئے تو یقین مانو کہ وہ
گمراہ ہے۔

بدعتیوں کی علامتیں دیکھئے بدعتیوں کی چند نشانیاں ہیں جن سے
وہ پہچان لیئے جاتے ہیں۔ پہلی نشانی یہ ہے کہ بدعتی محدثین کرام کی ذات
پر حملہ کیا کرتے ہیں اور بے دین انہیں حشویہ کہا کرتے ہیں تاکہ احادیث
کو باطل قرار دیا جائے اور قدریہ انہیں مجبرہ کہتے ہیں، جہمیہ اہل سنت
کو مشبہہ کہتے ہیں اور رافضی اصحاب حدیث کو ناصبی کہا کرتے ہیں یہ
سب القاب انہیں اس لیئے دیئے جاتے ہیں کہ ان بدعتیوں کو ان سے
تعصب اور دشمنی ہے حالانکہ ان کا صرف ایک لقب (اصحاب الحدیث
محدثین یا اہل حدیث) ہے اُن کے القاب اہل سنت پر چسپاں نہیں ہوتے
جیسے مکہ کے مشرکوں کے رسول اللہ صلعم کے حق میں القاب (شاعر،
ساحر، مجنون، مفتون اور کاہن وغیرہ) آپ پر صادق نہیں آتے،
آپ کا لقب اللہ کے نزدیک، اس کے فرشتوں کے نزدیک، اس کے
انسانوں اور جنوں کے نزدیک اور تمام مخلوق کے نزدیک ایک ہی
ہے یعنی رسول اور نبی، اور آپ دشمنوں کے دیئے ہوئے دیگر تمام
القاب سے بری ہیں حق تعالےٰ شانہ نے فرمایا: دیکھئے تو مشرک
کس طرح آپ کی شان میں مثالیں بیان کرتے ہیں اور راہ سے
بھٹک جاتے ہیں اور ان میں سیدھی راہ پر آنے کی صلاحیت ہی
نہیں۔ یہ ہیں وہ مختصر عقائد اور معرفت صانع عالم کے سلسلہ میں
اعتقادات جو ہم نے اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق
حنفی الوسیع اس کتاب میں اس مقام پر جمع کر دیئے ہیں اور ہم عقائد
کے سلسلہ میں دو عنوان اور قائم کرنے والے ہیں جن سے کسی ذی ہوش
مومن کو بے خبر رہنے کی گنجائش نہیں بشرطیکہ وہ دلیل و برہان کی
راہ پر چلنا چاہے ایک عنوان یہ ہے کہ انسانی اخلاق و صفات کا اور
عیوب و نقائص کا اطلاق باری تعالےٰ پر جائز نہیں اور کن صفات